REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق دعا کی تحریک

ربوہ ۵ مئی۔ جیسا کہ سابقہ اطلاعات سے ظاہر ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت بہت دنوں سے ناساز چلی آرہی ہے۔ احباب خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو جلد صحت یاب فرمائے اور صحت و عافیت کے ساتھ کام کرنے والی لمبی عمر عطا کرے۔ آمین

"ہندوستان کے خلاف چین کی روش سے مجھے بہت دکھ پہنچا ہے" پنڈت نہرو کا اعلان

اب تک ۹ ہزار کے قریب تبتی باشندے سرحد عبور کر کے ہندوستان پہنچ چکے ہیں

نئی دہلی ۵ مئی۔ ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے کل بھارتی پارلیمنٹ کے ایوان بالا میں تبت کے سوال پر بحث کا جواب دیتے ہوئے کہا میرے بعض سابقہ بیانات پر چین میں غیر ذمہ دارانہ طریق سے جو نکتہ چینی کی گئی ہے۔ اس سے مجھے بہت دکھ پہنچا ہے۔ انہوں نے کہا میرے اس تاسف کی وجہ یہ ہے کہ ہم چینیوں کو اپنا دوست اور ثقافتی لحاظ سے بہت مہذب قوم سمجھتے ہیں۔ بھارتی وزیر اعظم نے کہا تبت کے بارے میں میں نے جو بیان دیئے تھے۔ چینی حکام نے انہیں تسلیم نہیں کیا۔ پنچن لامہ کے بیان کے بارے میں انہوں نے کہا ان کے بیان میں فراخ حوصلگی اور وقار نہیں ہے۔ انہوں نے اعلان کیا کہ اب تک ۹ ہزار کے قریب تبتی باشندے سرحد عبور کر کے ہندوستان پہنچ چکے ہیں۔ نیز مزید کہا میں ہندوستان اور پاکستان کے باہمی تنازعے جلد طے کرانا چاہتا ہوں لیکن مشترکہ دفاع کے حق میں نہیں ہوں۔

جرائم کی تعداد میں کمی

کوئٹہ ۵ مئی۔ کل یہاں مغربی پاکستان کے انسپکٹر جنرل پولیس شریف صاحب نے بتایا۔ مارشل لا کے نفاذ کے بعد سے نظم و نسق بہت سدھر گیا ہے۔ اسی طرح جرائم کی تعداد میں بھی پہلے کی نسبت خاصی کمی ہو گئی ہے۔ انسپکٹر جنرل پولیس آجکل کوئٹہ اور قلات کے چار روزہ دورے پر ہیں۔ آج صبح آپ کوئٹہ سے قلات جا رہے ہیں۔ جہاں آپ کا قیام دو دن رہے گا۔

مشرقی پاکستان میں ربڑ کی کاشت

ڈھاکہ ۵ مئی۔ مشرقی پاکستان میں جنگلات کا محکمہ ربڑ کی کاشت کے لئے ملایا سے اچھی قسم کے ربڑ کے بیج منگوانے کا انتظام کر رہا ہے۔ خوراک و زراعت کے عالمی ادارے کے ایک ماہر نے جس نے حال ہی میں مشرقی پاکستان کا دورہ کیا ہے کہا ہے کہ مشرقی پاکستان کے بعض علاقے ربڑ کی کاشت کے لئے بہت موزوں ہیں۔

زرعی اصلاحات کے تحت قریباً چھ ہزار زمینداروں نے ڈیکلریشن داخل کئے

لازمی اشتمال اراضی کا قانون عنقریب نافذ کر دیا جائے گا

کراچی ۵ مئی۔ گورنر مغربی پاکستان جناب اختر حسین نے کل اپنی نشری تقریر میں بتایا کہ ۱۰ اپریل ۱۹۵۹ء تک بطور مجموعی پانچ ہزار نو سو زمینداروں نے جو پانچ سو ایکڑ سے زائد اراضی کے مالک یا قابض ہیں اپنی زمینوں کے ڈیکلریشن پیش کر دیئے تھے۔ گورنر نے اس خیال کا اظہار کیا کہ زرعی اصلاحات کے نفاذ کی وجہ سے بڑے بڑے زمینداروں سے ۱۸ لاکھ ایکڑ اراضی لے کر مزارعین میں تقسیم کی جا سکے گی۔ آپ نے بتایا کہ اس کے علاوہ زمینداروں کی طرف سے ۵۶۹ درخواستیں اس مضمون کی موصول ہوئی ہیں۔ کہ زرعی اصلاحات کے ضابطے کے پیراگراف نمبر ۱۱ کے تحت انہیں ایک لاکھ تیس ہزار ایکڑ اراضی اپنے کنبوں کی عورتوں کے نام منتقل کرنے کی اجازت دی جائے نیز گھوڑی پال فارموں اور مویشیوں کے فارموں کے لئے ایک لاکھ ۴۵ ہزار ایکڑ زائد اراضی پر قبضہ رکھنے کی اجازت دی جائے۔

آپ نے کہا ان گوشواروں اور درخواستوں کی پڑتال اور تصدیق بہت بڑا کام ہے۔ اور اس کی تکمیل ایک صبر اور مشقت طلب

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

چرچل امریکہ کے دورے پر روانہ ہو گئے

لنڈن ۵ مئی۔ سر ونسٹن چرچل کل امریکہ کے ایک ہفتہ کے دورے پر نیویارک روانہ ہو گئے۔

کمیونسٹ چین کے لیڈر ماسکو میں

ماسکو ۵ مئی۔ کمیونسٹ چین کے نائب وزیر خارجہ مسٹر چانگ وِنتین حال ہی میں ماسکو پہنچے ہیں۔ ان کے ہمراہ کمیونسٹ چین کے ۵۰ نمائندے بھی آئے ہیں۔ جنہوں نے کمیونسٹوں کی دفاعی تنظیم "وارسا پیکٹ" کے حالیہ اجلاس میں شرکت کی تھی۔

عراقی لیڈروں کے خلاف ایک اور مقدمہ

بغداد ۵ مئی۔ عراقی ریڈیو نے بتایا ہے۔ اگلے منگل کو ان عراقی افسروں کے تیسرے گروپ کے خلاف مقدمہ کی سماعت ہو گی جن پر موصل کی بغاوت میں حصہ لینے کا الزام ہے مقدمے کی سماعت ایک فوجی عدالت کرے گی۔ جس کے صدر کرنل فاضل عباس ہیں۔

مغربی جرمنی میں پاکستان کے نئے سفیر

کراچی ۵ مئی۔ میاں ضیاء الدین کو مغربی جرمنی میں پاکستان کا سفیر مقرر کیا گیا ہے۔ اس وقت وہ بھارت میں پاکستان کے ہائی کمشنر کی حیثیت سے کام کر رہے ہیں۔

روس اور عراق میں ثقافتی معاہدہ

بغداد ۵ مئی۔ معتبر ذریعے سے معلوم ہوا ہے کہ روس اور عراق میں ثقافتی معاہدے پر کل دستخط ہو جائیں گے۔ اس معاہدے کے مطابق روس کی طرف سے عراقی طلباء کو روسی یونیورسٹیوں میں داخل ہونے کے لئے وظیفے دیئے جائیں گے اور ثقافتی وفدوں کا تبادلہ کیا جائے گا۔ عراق نے اسی قسم کے معاہدے کے لئے چیکوسلواکیہ سے بھی بات چیت شروع کر رکھی ہے۔ توقع ہے کہ اس معاہدے پر جمعرات کو دستخط ہو جائیں گے۔

معاہدۂ بغداد کی پہلی فضائی مشق شروع ہو گئی

کراچی ۵ مئی۔ معاہدۂ بغداد کے ملکوں کے فضائی دفاع کے نظام اور تیاریوں کا جائزہ لینے کے لئے آج سے معاہدے کے علاقہ میں پہلی فضائی مشق شروع ہو گئی۔ اس مشق کو ڈاٹ ٹیگر کا نام دیا گیا ہے۔ ان مشقوں میں برطانوی اور امریکی فضائیہ کے طیارے حملہ آوروں کی حیثیت سے حصہ لیں گے۔ یہ طیارے ۵۰ ہزار فٹ کی بلندی پر ۶۰۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے پرواز کرتے ہوئے پاکستان کی فضائی دفاعی لائن میں گھسنے کی کوشش کریں گے۔ اور ان کے خلاف جوابی کارروائی کے ذریعہ پاکستانی فضائیہ کے دفاعی نظام کی صلاحیت کی آزمائش کی جائے گی۔ یہ مشقیں تین دن تک جاری رہیں گی۔ پاکستانی فضائیہ کے کمانڈر انچیف ائیر مارشل اصغر خان نے کل ان مشقوں کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی۔

آزاد کشمیر کے ترقیاتی بورڈ کا اجلاس

مظفر آباد ۵ مئی۔ آج آزاد کشمیر کے نئے صدر جناب کے ایچ خورشید کی صدارت میں آزاد کشمیر کے ترقیاتی بورڈ کا اجلاس ہو رہا ہے۔ جس میں سابقہ ترقیاتی سکیموں پر عملدرآمد کا جائزہ لیا جائے گا۔ اور بعض نئی سکیموں کو زیر عمل لانے پر غور کیا جائے گا۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ — مورخہ ۶ مئی ۱۹۵۹ء

عالمگیر اسلامی "مرکز"

قسط دوم

اگر الذکر اور اسوۂ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا متعین صورت میں موجود ہونا تجدید و احیاء مرکز کے لئے کافی ہوتا۔ تو اللہ تعالےٰ ہرگز نہ فرماتا کہ انا لہ لحافظون۔ بلکہ وہ کہتا کہ ہم نے تم کو مکمل تعلیم دے دی ہے اور اسوۂ حسنہ متعین کر دیا ہے۔ اب تم جانو اور تمہارا کام مگر نہیں اللہ تعالےٰ خود محافظت کا وعدہ کرتا ہے۔ اور اس کی سنت اس بارے میں قدیم سے یہی ہے۔ کہ وہ ایک انسان کو نہتہ کھڑا کرتا ہے۔ جو سعید روحوں کو اپنے گرد جمع کرتا ہے۔ اور میدان میں نکل کر کفر سے نبرد آزما ہوتا ہے۔ حالانکہ دنیاوی طاقت کے لحاظ سے وہ کفر کے مقابلہ میں صفر ہوتا ہے۔ یا تو یہ مانیئے کہ اللہ تعالےٰ نے اپنی قدیم سنت بدل دی ہے اور یا پھر تسلیم کیجئے۔ کہ شیطان کی اس آخری جنگ کے لئے بھی اللہ تعالےٰ نے ایک جرنیل کھڑا کیا ہے۔ اور وہ اس زمانہ کا امام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں۔ صوفی صاحب سے ہم عرض کرتے ہیں کہ آپ جس کے پاس بھی جائیں گے۔ تو وہ آپ کو یہی جواب دے گا کہ

"تم ہم کس حساب میں ہیں"

البتہ جب آپ جماعت احمدیہ کے پاس آئیں گے اور یہی سوال کریں گے۔ تو جماعت احمدیہ آپ کو جواب دے گی کہ

"اس طوفان کا مقابلہ کرنا خدا کا کام ہے۔ اسی نے ہم کو کھڑا کیا ہے۔ ہم اس وقت تک دم نہیں لیں گے۔ جب تک ہم تمام دنیا میں اسلام کو کفر پر غالب نہ کر لیں گے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ۔ ہم سب کو دعوت دیتے ہیں۔ کہ آؤ ہمارے ساتھ مل کر کفر سے لڑو جو تنہا۔ اگر نہ آئے۔ تو ہم اس کا انتظار نہیں کرینگے۔ ہم اکیلے ہی لڑتے جائیں گے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی مرضی پوری ہو۔"

ہم یہ نہیں کہتے کہ ہم خود کھڑے ہوئے ہیں۔ بلکہ ہم یہ کہتے ہیں کہ ہم کو اللہ تعالےٰ نے کھڑا کیا ہے۔ اس لئے ہم پر امید ہیں ہم کفر کے طوفانوں سے نہیں ڈرتے۔ کیونکہ ہم اس کشتی نوح میں سوار ہیں جو اللہ تعالےٰ کی آنکھوں کے سامنے بنائی گئی ہے۔ کفر کی طاقتیں خواہ کتنی ہی بڑھ جائیں اللہ تعالےٰ کی طاقت کے سامنے ہیچ ہیں۔ ہم پر امید ہیں کیونکہ ہم کو حق الیقین ہے کہ خدا ہمارے ساتھ ہے۔ وہ ہمارے ساتھ ہی نہیں ہے۔ بلکہ ہم اس کے ہاتھ میں ایک ہتھیار ہیں۔ وہ جس طرح چاہے ہمیں استعمال کرے۔ اس لئے فتح ہماری ہے۔ اسلام کی فتح ہے۔ قرآن کریم کی فتح ہے۔ اسوۂ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی فتح ہے۔ اللہ تعالےٰ کی فتح ہے۔ ہم صوفی صاحب کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ

"آپ ساری عمر چیختے چلاتے چلے جایئے۔ آپ اس طرح کا کوئی متعین مرکز نہیں بنا سکیں گے۔ جس طرح آپ کے ذہن میں ہے۔ ایسا نہ کبھی پہلے ہوا ہے اور نہ کبھی آئندہ ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالےٰ کے دین کا مرکز اللہ تعالےٰ کے فرستادگان کے گرد ہی بن سکتا ہے۔ یہی اس کی قدیم سنت ہے۔ ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا۔ آپ کفر کی دنیا میں یہ مرکز اپنی عقل کے سہارے پر بنانا چاہتے ہیں حالانکہ کفر کا گھروندا بیت عنکبوت سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔ وہ سب گھروں سے زیادہ کمزور ہوتا ہے بظاہر خواہ وہ فلک بوس محلات نظر آتے ہوں۔ اور آسمانوں میں اس کے خیمے لہرا رہے ہوں۔ ان کی کوئی بنیاد نہیں جس طرح بیت عنکبوت کی کوئی بنیاد نہیں۔ حالانکہ وہ فضا میں لہراتا ہوا نظر آتا ہے۔"

صوفی نذیر احمد صاحب نے اپنے مضمون کے شروع میں فرمایا ہے۔

"(۱) رسول کریمؐ پر نہ صرف دین کامل ہو کر آئندہ کے لئے اس میں اضافے کا سوال ہی ختم ہوا۔ بلکہ دین کے ساتھ شریعت بھی آپ پر اور آپ کے ذریعہ کامل ہو ختم ہو گئی۔ معاشرہ انسانی میں آئندہ جو بھی نئے نئے معاشی و معاشرتی سوالات پیدا ہوں گے۔ ان کے جوابات شریعت محمدی کے اصولوں کو سامنے رکھ کر ہر دور کے مجتہدین و فقہا کو دینے ہوں گے۔ شریعت محمدی کے اصول سے آزاد ہو کر اطلاقی قسم کا اجتہاد ایک باطل چیز ہے چاہے وہ کشف و الہام پر مبنی ہو۔ چاہے محض آزاد غور و فکر پر۔

(۲) **راہ نجات**۔ راہ نجات اب نوع انسانی کے لئے یہ ہے۔ کہ وہ دین کے اسی اسوۂ کاملہ کا اتباع کرے۔ کہ جو رسول کریمؐ دین کامل و شریعت کامل کی شکل میں چھوڑ گئے۔ اس اتباع اسوۂ کاملہ کے درمیان اور عام معاشرے کے درمیان کسی ایسی جدید شخصیت یا شخصیتوں کی تصدیق کا اس طرح جوڑ لگانا کہ وہ شخصیت یا شخصیتیں اس اسوۂ حسنہ کے درمیان اور عامۃ المسلمین کے درمیان حجاب برزخ بن جائیں۔ محض مشرکانہ انداز کی پیر پرستی ہے۔ کسی بڑے سے بڑے مصلح ملت کا جو بڑے سے بڑا مقام ہو سکتا۔ وہ صرف اس قدر ہے کہ وہ عام جماعت المسلمین کے درمیان اور اس اسوۂ کاملہ کے درمیان نقص و ضعف عزیمت اور معاشرتی تفرقے کے جو جو پردے حائل ہو گئے ہیں۔ انہیں دور کرنے میں عام جماعت المسلمین کے ساتھ صحیح تعاون کرے۔ انہیں ان حجابات نورانی و ظلمانی سے نکالے۔ نہ یہ کہ اس اسوۂ کاملہ کے درمیان خود ہی ایک حجاب (نورانی ہی سہی) بن کر حائل ہو جائے۔"

(صدق جدید ۲۴ اپریل ۱۹۵۹ء)

ہم اس میں لفظ بلفظ صوفی صاحب سے متفق ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو صرف اسی اسلام کو کفر پر غالب کرنے کے لئے کھڑا کیا ہے۔ جو آخری شریعت اور اسوۂ رسول اللہ سے ثابت ہے۔ آپ ہرگز اس اسوۂ حسنہ اور عامۃ المسلمین کے درمیان حجاب برزخ بن کر کھڑے نہیں ہوئے۔ روحانی سلطنت میں آپ کا کامل اسوۂ حسنہ سے وہ تعلق ہے جو ظاہری دنیا میں گورنر جنرل اور اس کے ماتحت گورنر کا ہوتا ہے۔ جو گورنر جنرل کے احکام کا ہی نفاذ کرتا ہے۔ کہ گورنر عامۃ الناس اور گورنر جنرل کے درمیان حجاب برزخ نہیں بلکہ گورنر جنرل کے احکام کو عوام تک پہنچانے میں ممد و معاون ہے۔ اس لئے عام مصلحین سے جو صرف اپنی عقل کے سہارے خود بخود کھڑے ہوتے ہیں۔ مسیح موعود علیہ السلام کا مقام بالکل الگ ہے۔ آپ کو اللہ تعالےٰ نے اسی دین کی تجدید و احیاء اور اسی اسلام کو غالب کرنے کے لئے کھڑا کیا ہے۔ جو کامل شریعت اور کامل اسوۂ حسنہ پر مشتمل ہے۔ وہ کوئی نئی چیز لے کر کھڑے نہیں ہوئے۔ ان کا اپنا کچھ بھی نہیں ہے۔ جو حجاب برزخ بن سکتے۔ جیسا کہ وہ خود فرماتے ہیں :۔

وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

آپ کو ماننا ایسا ہی ہے جیسا گورنر جنرل کے مقرر کردہ گورنر کو تسلیم کرنا دراصل گورنر جنرل کے حکم کی تعمیل کرنا ہے۔ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم میں اس حقیقت کی طرف بھی صریح اشارہ موجود ہے :۔

(باقی)

ایک غلطی کا ازالہ

پنڈت لیکھرام کے قتل کا دن عید الفطر سے متصل تھا

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مد ظلہ العالی

مجھے عزیزہ مکرمہ ہمشیرہ مبارکہ بیگم صاحبہ نے توجہ دلائی ہے۔ کہ میری کتاب "تبلیغ ہدایت" ایڈیشن ششم و ہفتم کے صفحہ ۲۰۰ پر لیکھرام کے قتل کے متعلق قتل کا دن عید الاضحیٰ کا دوسرا دن چھپ گیا ہے۔ حالانکہ وہ عید الفطر کا دوسرا دن تھا نہ کہ عید الاضحیٰ کا دوسرا دن۔ سو یہ درست ہے۔ اور مجھے افسوس ہے۔ کہ میری لغزش قلم یا کاتب کی غلطی سے میری کتاب میں یہ بات غلط چھپ گئی ہے۔ چونکہ ہمشیرہ موصوفہ کی ولادت ۱۸۹۷ء کے ماہ رمضان کی ۲۷ تاریخ کو ہوئی تھی اور اس کے چند دن بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق لیکھرام کے قتل کا واقعہ پیش آیا۔ اس لئے گھر میں اس کا ذکر ہوتا رہتا تھا۔ کہ ہمشیرہ مبارکہ بیگم سلمہا کے چلہ میں لیکھرام قتل ہوا تھا۔ اس کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود بھی اسکے متعلق متعدد جگہ صراحت فرمائی ہے۔ کہ لیکھرام عید الفطر کے دوسرے دن قتل ہوا تھا۔ اس لئے احباب کرام میری کتاب تبلیغ ہدایت کے صفحہ ۲۰۰ میں اس غلطی کی اصلاح فرما لیں :۔

مجھے تعجب ہے کہ آجکل جو محترم میاں عطاء اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی کی جلسہ سالانہ کی تقریر کا خلاصہ الفضل میں چھپ رہا ہے۔ اس میں بھی لیکھرام کے قتل کا واقعہ عید الاضحیہ کے دوسرے دن سے متعلق بیان کیا گیا ہے۔ اگر میاں عطاء اللہ صاحب نے میری کتاب تبلیغ ہدایت سے یہ حوالہ لے کر بیان کیا ہے۔ تو اس کا بھی یہ بندہ ذمہ دار ہے۔ ورنہ شاید انہوں نے کسی اور غلط حوالہ سے غلطی کھائی ہو۔

بہر حال صحیح بات یہی ہے کہ پنڈت لیکھرام کے قتل کا واقعہ ۱۸۹۷ء کے عید الفطر کے دوسرے دن سے تعلق رکھتا ہے نہ کہ عید الاضحیہ کے دوسرے دن سے۔ احباب تصحیح فرما لیں۔ تاکہ ہمارے لٹریچر میں اس تاریخی غلطی کا امکان باقی نہ رہے۔ فقط والسلام

خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۳ مئی ۱۹۵۹ء

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے معجزات

تقریر مکرم میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ ۔ بر موقع جلسہ سالانہ ۵۸ء

(قسط نمبر ۳)

یہ غیب کی خبر اتنی عظیم الشان غیب کی خبر ہے کہ اس ایک پیشگوئی میں کم از کم اٹھائیس نشان ہیں ۔ ایک ایک کر کے سب پورے ہوئے ۔ کسی کاذب کو یہ جرأت نہیں ہو سکتی کہ اتنی تفاصیل پر مشتمل پیشگوئی کرے اور پھر اس کا ایک ایک جزو من وعن پورا ہو ۔ جیسا کہ کہا جا چکا ہے کہ حضور کی یہ شادی بڑھاپے میں ہوئی ۔ کون کہہ سکتا ہے کہ اس کے ہاں ضرور اولاد ہو گی ۔ اور ہوئی تو زندہ رہے گی اور اگر زندہ رہا تو اس میں یہ یہ خوبیاں ہونگی بڑے بڑے ذہین و ذکی انسانوں کی اولاد جاہل اور جاہل ہوتی ہے ۔ کئی پاکبازوں کی اولاد بے دین ہوتی ہے ۔ خود انبیاء کیساتھ ایسے معاملے پیش آئے ہیں ۔ لیکن یہاں نہایت پر شوکت الفاظ اور کمال تحدی کیساتھ دعویٰ کیا گیا ہے کہ بیٹا ہوگا ۔ وہ لمبی عمر پائے گا ۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا ۔ وہ علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا ۔ قومیں اس سے برکت پائیں گی ۔ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا ۔ خدا کی رضا کے عطر سے ممسوح کیا جائے گا ۔ وہ اپنے مسیحی نفس سے بہتوں کو بیماریوں سے اچھا کرے گا ۔ خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا ۔ وہ کلمۃ اللہ ہو گا ۔

غرض اس پیشگوئی نے پورا ہو کر ظاہر کر دیا ۔ کہ اس پیشگوئی کے مصداق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ الودود ہیں جو پینتالیس سال سے خلیفہ ہیں اور تمام عالم میں دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ ظاہر فرما رہے ہیں اور حق کی آمد سے حق اپنی تمام برکتوں سے آگیا ہے ۔ اور باطل اپنی تمام نحوستوں کیساتھ بھاگ گیا ہے ۔ بلا ریب خدا بڑا قادر ہے اور یہ پیشگوئی اس کی عظیم الشان قدرت کا ایک عظیم الشان نشان ہے ۔

الحمد للہ علی ذالک ۔

پسر موعود کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی باقی اولادیں سے بھی ہر ایک خدا تعالیٰ کا ایک نشان ہے ۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب خدا کی مخلوق کے لئے بلا مبالغہ ایک ٹھنڈا نور ہیں ۔ اسی لئے خدا نے الہاماً آپ کا نام قمر الانبیاء رکھا ۔ آپ ایک عالی شان خاندان کے فرد ہیں ۔ جوانی ہی میں ایم ۔ اے پاس کر لیا تھا اگر دنیا کمانا چاہتے تو اپنے اس ذہن رسا اور علمی تبحر کی وجہ سے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمایا ہے آپ دنیا کے نامور آدمیوں میں سے ہوتے ۔ لیکن سارا جہان آگاہ ہے کہ آپ کا ایک لمحہ بھی خدمت دین کے بغیر نہیں گذرتا ۔ شدید سے شدید ناسازی طبیعت میں بھی دین کا کام جاری رکھتے ہیں ۔ طبیعت کی سنجیدگی نہایت پر متین دپر وقار تدبر قرآن آپ کے شامل حال رہتا ہے ۔ اور شریعت کے اسرار و غوامض بیان کرنے میں آپ کو ید طولیٰ حاصل ہے ۔ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت جو آپنے تصنیف فرمائی ۔ اس کے متعلق علامہ سید سلیمان ندوی جیسے مؤرخ نے تسلیم کیا ہے کہ سیرت کی سابقہ کتابوں کے باوصف اس کتاب نے ایک خلاء کو پر کیا ہے ۔

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کا خدمت دین کا رنگ نرالا ہے ، بہر کیف انکی زندگی بھی خدمت دین ہی میں وقف رہی ہے ۔

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ بھی بلا مبالغہ ایک بہت ہی بڑی با خدا خاتون ہیں ۔ اور یہی کیفیت حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کی ہے ۔ اسی لئے حضور نے فرمایا تھا کہ

میری اولاد سب تیری عطا ہے
ہر اک تیری بشارت سے ہوا ہے
یہ پانچوں جو کہ نسل سیدہ ہے
یہی ہیں پنج تن جن پر بنا ہے
یہ تیرا فضل ہے اے میرے ہادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

رزق شادی اور اولاد کے متعلق بیان ہو چکا اب میں

بیسواں معجزہ

صحت کے متعلق عرض کرتا ہوں ۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو شروع سے دوران سر اور اسہال کی بیماریاں لاحق تھیں جوانی سے شدید محنت اور ریاضت شاقہ شروع فرما دیں چھ ماہ مسلسل روزے رکھے ۔ جس میں خوراک کی مقدار تولہ دو تولہ تک آگئی غالباً اسی کے نتیجہ میں ذیابیطس کا مرض بھی ہو گیا جو اس حد تک بڑھا کہ بعض اوقات پیشاب کی بے حد کثرت ہو جاتی ۔ یہ ذیابیطس زجیری نہ تھی ۔ بلکہ شکری تھی ۔ چنانچہ حضور نے اس کے متعلق حقیقۃ الوحی میں تحریر فرمایا کہ پیشاب کا معائنہ کرایا گیا تو شکر پائی گئی ۔ اس مرض کے مریض عموماً نزول الماء میں گرفتار ہو جاتے ہیں ۔ اعصاب بے حد کمزور ہو جاتے ہیں اور ایک وقت پر آ کر جسمانی طاقت اور رجولیت ختم ہو جاتی ہے ۔ اور دماغی کام کرنے کے قطعاً قابل نہیں رہتے ۔ حضور کو درد گردہ کی تکلیف بھی تھی ، اور نقرس اور دردیں بھی تھیں ۔ ایسی حالت میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو صحت کے معاملے میں محبت پروردانہ معجزہ دکھلایا وہ بلا مبالغہ ایک عظیم الشان معجزہ ہے ۔

آپ کا کام تالیف و تصنیف اور تقاریر کا کام تھا ۔ جو انتہائی دماغی محنت کا کام ہے ۔ جو لوگ ان جملہ امراض کے نتائج سے واقف ہیں وہ خوب جانتے ہیں کہ ایسا شخص کم از کم دماغی کام قطعاً نہیں کر سکتا نہ بڑی عمر میں جا کر اولاد ہو سکتی نہ آنکھیں سلامت رہ سکتی ہیں ۔ لیکن خدا تعالیٰ نے اپنے محبوب کو اس طرح گود میں لے لیا کہ انسان حیران رہ جاتا ہے ۔ چنانچہ الہام فرمایا انزلت الرحمۃ علی ثلاث العین وعلی الاخرین آپ کو خدا تعالیٰ نے ۶۷ سال سے زیادہ عمر عطا فرمائی ۔ اور آخری وقت تک عینک کی ضرورت پیش نہیں آئی ۔ اور آخری عمر تک اللہ تعالیٰ بشرا اولاد سے نوازتا رہا ۔ وصال کے دن تک حضور تصنیف کا کام کرتے رہے تقاریر فرماتے رہے ۔ اور کبھی کسی نے محسوس نہ کیا کہ حضور کو ایسی امراض نے گھیرا ہوا ہے ۔ اس سلسلہ میں یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے ۔ کہ پنسولین اور وٹامن کے ٹیکے حضور کی وفات کے مدتوں بعد ایجاد ہوئے تھے اور حضور کی غذا میں بھی کوئی ایسی بات نہ تھی جو ان امراض کو روکنے کا باعث ہوتی ۔ لیکن اس پر بھی جس طرح زندگی گذری اس کا ذکر حضور کی وفات پر اخبار " وکیل " امرتسر نے بدیں الفاظ کیا تھا " وہ شخص ، وہ بہت بڑا شخص جس کا قلم سحر اور زبان جادو تھی وہ شخص جو دماغی عجائبات کا مجسم تھا جس کی نظر فتنہ اور آواز حشر تھی جس کی انگلیوں سے انقلاب کے تار الجھے ہوئے تھے اور جس کی دو مٹھیاں بجلی کی دو بیٹریاں تھیں ۔ وہ شخص مذہبی دنیا کے لئے تیس برس تک زلزلہ اور طوفان بنا رہا اور جو شور قیامت ہو کر خفتگان خواب ہستی کو بیدار کرتا رہا وہ آج دنیا سے اٹھ گیا ۔ "

کیا اسہال دوران سر ذیابیطس اور درد گردہ کا مریض وہ کام سرانجام دے سکتا ہے جو خدا کے اس محبوب بندے نے سرانجام دئے سارا عالم آپ کا دشمن تھا ۔ بیگانے تو دشمن تھے ہی اپنوں نے بھی آپکی مخالفت میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی ۔ اس پر بھی وہ شخص تن تنہا ساری دنیا کے مقابلے میں سینہ سپر رہا ، اور جیسا کہ فرمایا تھا ۔ آپ ہی تمام دنیا کے مقابلے میں کامیاب رہے جیسا نے فرمایا تھا

نوائے ما بنہد ہر جہہ خواہد بود
نشان فتح نمایاں بنام ما باشد

یہ سب کچھ ایسی جسمانی صحت کا انسان سرانجام نہ دے سکتا لیکن چونکہ خدا نے فرمایا تھا ۔ ان اللہ معک اینما کنت وانوم معک حیثما تقوم اس لئے خدا کی محبت اور غیر معمولی نصرت نے یہ سارے کام سرانجام دئے ، حضور نے فرمایا ہے ۔

من نہ دارم مایۂ کردارہا
عشق جوشید واز و شد کارہا

اکیسواں معجزہ

اب میں حضور کے متبعین سے آپکے تعلقات کو لیتا ہوں ۔ انبیاء کی کامیابی کی ایک دلیل یہ ہوتی ہے کہ ان کے متبعین کے پائے ثبات میں کسی امتحان و ابتلاء کے موقعہ پر بھی لغزش نہ آئے ، اور وہ ایسی محبت و فدائیت کا نمونہ دکھائیں کہ وہ محبت یقینی طور پر خدا کی عطا کردہ محبت محسوس ہو ۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کسی پیروں کے خاندان سے تعلق نہ رکھتے تھے اور کسی اور نقطہ نگاہ سے بھی حضور کا مقام یا حضور کا خاندان کسی کشش کا موجب نہ ہو سکتا تھا ۔ لیکن خدا کے محبوبین کی یہ علامت کہ آسمان سے ان کے لئے قبولیت پھیلائی جاتی ہے ۔ حضور کے معاملے میں اس شان سے پوری ہوئی ۔ کہ انسان حیران رہ جاتا ہے ۔ آپ کے ماننے والوں پر ہر قسم کے مظالم توڑے گئے ان کا بائیکاٹ کیا گیا ۔ گھروں اور وطنوں سے نکالے گئے ۔ انکے مال و اسباب لوٹے گئے ۔ ان میں سے بیسیوں افراد کو شہید کیا گیا ، اور بعض خدا کے پیاروں کو پابجولاں مقتل میں لا کر پتھر مار مار کر شہید کیا گیا ۔ لیکن ان کے منہ سے اُف تک نہ نکلی یہ قوم خدا کیلئے اپنی جان و مال اس والہانہ شوق سے قربان کرتی ہے کہ اور لوگ اپنے بہترین دنیوی مفاد کے لئے بھی وہ شوق اپنے اندر پیدا نہیں کر سکتے ۔ یہی

وجود میں ایسی کشش ہوتی ہے۔ کہ اس کے لئے جان دے دینا انتہائی راحت کا موجب ہوتا ہے۔ اس والہیت کے معجزات بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بہت کثرت سے دکھائے ہیں۔ ان میں سے مشہور واقعہ حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف صاحب مرحوم اور حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب منگل علاقہ خوست کی شہادت کا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قوتِ سیرت کا یہ ایک معجزہ ہے کہ دلوں میں خدا کی ہستی اور حیاتِ اُخروی پر ایسا یقین پیدا کر دیا کہ خدا کی راہ میں جان دینا فدائیوں نے اپنے لئے ایک رحمت سمجھا۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے ایک بہت بڑی جماعت خادمانِ دین کی عطا فرمائی جن میں ہر طبقہ اور ہر خیال اور ہر اہلیت کے لوگ شامل تھے۔ ان میں حضرت علامہ نورالدین رضی اللہ عنہ، حضرت مولانا عبدالکریم صاحب جیسا کوہِ یقین اور علم و فضل میں فصیح البیان عالم، حضرت مولانا سید سرور شاہ صاحب حضرت میر محمد اسحاق صاحب۔ حضرت قاضی سید امیر حسین صاحب۔ حضرت مولوی غلام حسین صاحب لاہوری، مولوی سید محمد احسن صاحب امروہی، حضرت مولانا عبیداللہ صاحب بسمل، حضرت مولانا غلام حسین صاحب . حضرت حافظ روشن علی صاحب، حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی، حضرت میر محمد سعید صاحب حیدرآبادی، مولانا حسن علی صاحب اعظم گڑھی، حضرت مولانا عبدالماجد صاحب بھاگلپوری، حضرت مولانا عبدالواحد صاحب آف برہمن بڑیہ۔ اسی طرح انگریزی دانوں میں سے مولوی محمد علی صاحب، حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب۔ حضرت مولانا شیر علی صاحب رض، حضرت مفتی محمد صادق صاحب، حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب اور وکلاء میں حضرت چوہدری نصراللہ خان صاحب اور خواجہ کمال الدین صاحب۔ امراء میں سے حضرت نواب محمد علی خان صاحب حضرت سردار امام بخش صاحب قیصرانی اور اسی طرح سینکڑوں ہزاروں دیگر معززین عطا فرمائے جو اپنے اپنے فنون میں کامل اور خدمتِ دین کے لئے ہر قربانی کرنے کے لئے تیار تھے ایسی جماعتیں کاذبوں کے ہاتھوں پر جمع نہیں ہوتیں۔ قوتِ قدسی کا یہ عظیم الشان معجزہ تھا۔ کہ اس زمانے میں جب خدا کی ہستی پر ایمان بہت ہی تھوڑے دلوں میں باقی رہ گیا ہے۔ ایسے لوگ ایک ہاتھ پر جمع ہوتے ہوئے جو بقول مولانا ظفر علی صاحب ہیگل اور کانٹ کے فلسفے کو اور بڑے بڑے فلسفوں کو گھول کر پی گئے۔ اقبال کو حضور علیہ السلام کے ارشادات کے مقابل میں کوئی حیثیت نہیں دیتے اس عظیم الشان جذب و کشش اور عظیم الشان کامیابی کے مقابلے میں ہر مخالف کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا ہر قدم پر سلوک بھی ایک معجزہ ہے

بائیسواں معجزہ

مخالفین نے آپ کو ناکام کرنے کے لئے کوئی بھی کسر اٹھا نہ رکھی۔ آپ پر کفر کے فتوے لگائے۔ آپ پر بہت مرتبہ قاتلانہ حملے کئے گئے آپ پر مختلف قسم کے جھوٹے مقدمات اقدام قتل تک کے بنائے گئے۔ لوگوں کو آپ سے ملنے سے روکا گیا۔ آپ کی کتب پڑھنے کو کفر قرار دیا گیا۔ آپ کے ابتر رہنے کی پیشگوئیاں کی گئیں۔ لیکن ان سب کے باوجود آپ کے فدائیوں کی جماعت ہر آن بڑھتی چلی گئی اور مخالف اپنے ارادوں میں ہر طرح ناکام رہے کچھ لوگوں نے آپ کے بالمقابل اپنے خیال میں خدا سے الہام پا کر پیشگوئیاں کیں۔ اور نتیجے میں اس طرح دنیا سے نامراد گئے کہ ان کا نام و نشان بھی باقی نہ رہا۔ اس جگہ یہ عرض کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس دنیا کا ایک خالق و مالک خدا تو ضرور ہے جو ہر بات پر قادر ہے وہ جھوٹے مدعی کو اور سچے برگزیدہ کے مکذب کو سزا دینے کا قانون خود اپنی کتاب میں بیان کر چکا ہے۔ جیسا کہ اس نے فرمایا۔ ومن اظلم ممن افتریٰ علی اللّٰہ کذبًا او کذب بآیاتہ انہ لا یفلح الظالمون۔ جائے غور ہے کہ ہر دو اطراف کی طرف سے ایک دعویٰ تھا کہ وہ خدا کی طرف سے ہیں اور فریقِ ثانی کذاب ہے۔ اس صورت میں خدا کے لئے اپنے قانون کے مطابق لازم تھا کہ وہ فیصلہ کرے۔ اور یہ فیصلہ لازمًا اپنے ساتھ یہ یقین لانے والا تھا۔ کہ خدا موجود ہے وہ اپنے برگزیدوں کی تائید کرتا ہے۔ اور یہ کہ جھوٹے کبھی کامیاب نہیں ہوتے چنانچہ بعض لوگوں نے یہ دعویٰ کیا کہ خدا نے انہیں بتایا کہ بانیٔ سلسلہ احمدیہ نعوذ باللہ من ذٰلک کاذب ہیں۔ اس لئے خدا تعالیٰ انہیں ہلاک کرے گا۔ اور وہ ابتر فوت ہوں گے۔ ادھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے خدا نے یہ بتایا ہے کہ یہ سب لوگ ابتر فوت ہونگے۔ (باقی)

شکریۂ احباب

ہم پر ایک سنگین مقدمہ دائر تھا جس میں باعزت بریت کیلئے بزرگانِ سلسلہ و احباب دعائیں فرماتے رہے۔ میں اپنی طرف سے اور اپنے ساتھیوں کی طرف سے اپنے آقا حضرت فضل عمر ایدہ اللہ اور بھراں تمام احباب کا جنہوں نے ہمارے حق میں دعائیں کیں شکریہ ادا کرتا ہوں۔ خواجہ سرفراز صاحب وکیل مقدمہ اور امیر صاحب ضلع سیالکوٹ خاص طور پر مشکور ہیں۔ (فقیر اللہ پٹواری ٹھٹھیالیاں)

تحریک جدید کے متعلق خدام الاحمدیہ کی ذمہ داری
مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی کی قابلِ تحسین مساعی

دفتر اوّل کے مجاہدین نے جس قابلِ رشک قربانی اور اخلاص سے ۲۵ سال تحریک جدید کی خدمت کی ہے وہ ایسا کارنامہ ہے کہ انشاء اللہ رہتی دنیا تک آئندہ نسلوں کے لئے بطورِ مثال اور مشعل کام دے گا۔ دفتر اوّل کے ساتھ دفتر دوم اس لئے جاری کیا گیا تھا تا آہستہ آہستہ ہمارے نوجوان تحریک جدید کے بوجھ کو اٹھالیں۔ لیکن تاحال اس میں ترقی کی بہت گنجائش ہے ہر شہر اور گاؤں میں ایسے نوجوان ہیں جو پہلے بچے تھے لیکن اب جوان ہو کر برسرِ روزگار ہو چکے ہیں ان سب کا تحریک جدید میں شامل کیا جانا ضروری ہے۔ ہمارے واجب الاطاعت امام سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خدام الاحمدیہ سے خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

”دفتر دوم کے لئے نوجوانوں کو خصوصاً خدام الاحمدیہ کو چاہیئے کہ وہ جہاں جہاں بھی ہوں پورے زور کے ساتھ اس میں حصہ لیں اور دوسروں کو اس میں حصہ لینے کی ترغیب دلائیں۔ انہیں چاہیئے کہ وہ سارے شہر اور علاقہ میں پھریں۔ خود وعدے لکھوائیں اور جو لوگ اس میں شامل نہیں ہیں یا جو لوگ مصنوعی طور پر اس میں شامل تھے یعنی ان کے برسرِ کار نہ ہونے کی وجہ سے ان کے والدین نے رسمی طور پر ان کی طرف سے حصہ لیا ہوا تھا یا جن لوگوں نے پورے طور پر اس میں حصہ نہیں لیا تھا ان سے وعدے لکھوائیں اور زیادہ سے زیادہ لکھوائیں اور پھر ان کی وصولی کی طرف بھی توجہ دیں“

اس بارے میں مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی کی مساعی بہت قابلِ تحسین ہیں۔ انہوں نے گذشتہ سال بھی ایک سکیم کے ماتحت کام کیا تھا اور اب بھی اطلاع دی ہے کہ وہ عنقریب تحریک جدید کا ہفتہ منا رہے ہیں۔ دوسری مجالس کی خدمت میں بھی درخواست ہے کہ وہ اپنے گاؤں اور شہر کے تمام نوجوانوں کو تحریک جدید میں شامل کرنے کی پوری کوشش فرمائیں۔ اور جو پروگرام طے کریں اس سے دفتر کو اطلاع دیں تا دفتر سے ضروری لٹریچر اور انسپکٹر وغیرہ کو بھجوایا جا سکے۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید)

تصحیح

مؤرخہ یکم مئی ۱۹۵۹ء کے الفضل میں صفحہ پر مسجد فرینکفورٹ کے وعدوں کی دوسری قسط شائع ہوئی ہے۔ اس میں نمبر ۱۴۱ پر مکرم ملک عزیز احمد صاحب آف پشاور چھاؤنی کی طرف سے ۱۵۰/- روپے کی رقم ادا شدہ دکھائی گئی ہے۔ لیکن ان کے نام کے ساتھ پشاور چھاؤنی کی بجائے غلطی سے لنڈن لکھا گیا ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں۔ اللہ تعالیٰ مکرم ملک صاحب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

(وکالت تبشیر ربوہ)

گمشدہ بیگ

خاکسار کا ایک چرمی بیگ ربوہ سے سرگودھا کے لئے ”سٹینڈرڈ ٹرانسپورٹ“ پر سفر کرتے ہوئے بس میں سے کوئی دوست غلطی سے لے گئے۔ جس میں علاوہ کچھ دیگر سامان کے ایک کاپی تھی جس میں بندہ نے چند بزرگانِ سلسلہ سے نصائح دینی بچی کے لئے بطور یادگار لکھوائی ہوئی تھیں۔ اگر یہ کاپی کسی دوست کی نظر سے گذرے تو براہ کرم مجھے اس کی اطلاع دے کر احسان فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

شیخ نذیر احمد فیضی
معرفت دفتر الفضل ربوہ

درخواست دعا

میرے پھوپھا جان محترم قاضی محمد رشید صاحب سابق وکیل المال عرصہ سے بعارضہ بندش پیشاب صاحبِ فراش ہیں۔ کمزوری بڑھ گئی ہے اور کمر میں بھی درد ہے۔ احباب جماعت اور درویشان قادیان سے ان کی کامل اور جلد صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(احسان الرحمٰن ربوہ)

ولادت

خاکسار کے ہاں اللہ تعالیٰ نے مؤرخہ ۲۶/۴/۵۹ کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نصیر الدین نام تجویز کیا گیا ہے۔ بزرگانِ سلسلہ و احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو عمر دراز کرے۔ اور نیک اور صالح اور خادمِ دین بنائے۔ آمین

(قاضی رشید الدین واقف زندگی ربوہ)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ کے چند واقعات

روایات مکرم قریشی محمد افضل صاحب پٹیالوی میں ضروری تصحیح

از مکرم حکیم عبداللطیف صاحب شاہد

چند روز ہوئے الفضل میں محترم قریشی محمد افضل صاحب پٹیالوی کی طرف سے ذکر حبیب کے موضوع پر ایک شذرہ شائع ہوا ہے۔ اس میں جن واقعات کا ذکر ہے۔ امتداد زمانہ کی وجہ سے ان کے بیان کرنے میں بعض غلط فہمیاں واقع ہو گئی ہیں۔ ان میں سے بعض واقعات کی تصحیح اس زمانہ کو دیکھنے والے صحابہ کرام محترم ڈاکٹر حشمت اللہ خاں صاحب محترم قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل محترم حکیم محمد عمر صاحب لدھیانوی حال مہاجر ربوہ سے کروائی گئی ہے۔ کیونکہ ان واقعات کا تاریخ احمدیت سے تعلق ہے۔ اس لئے صحت ضروری سمجھی گئی۔

قریشی محمد افضل صاحب پٹیالوی کا ایک مضمون الفضل میں چھپا ہے۔ اس میں کچھ ایسے واقعات درج ہیں۔ جن کی دوسرے صحابہ کرام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام تصدیق نہیں کرتے چونکہ وہ اپنے ساتھ محترم ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب کا ذکر فرماتے ہیں۔ اس لئے ان سے دریافت کیا گیا تو انہوں نے نہایت مہربانی سے اپنی یادداشت سے اس زمانے کے اخبار اور اپنے دونوں بھائیوں کی شہادت سے جو کچھ تحریر فرمایا ہے۔ اس کا خلاصہ پیش کرتا ہوں۔ محترم ڈاکٹر صاحب فرماتے ہیں:۔

(۱) ہم ۱۹۰۵ء میں پہلی بار قادیان میں حاضر ہوئے۔ ہمارے ساتھ اور بھی سات کس رفقاء تھے۔ جن میں مولوی محمد عبد اللہ صاحب پریذیڈنٹ حافظ نور محمد صاحب سیکرٹری بھی تھے۔ ان سب کے نام ۷ اگست ۱۹۰۵ء کے بدر میں شائع ہیں۔ اس وقت ٹانگے نہیں تھے یکّوں پر آئے اور بیعت کے لئے ہم میں سے کسی کو یہ کہنا نہیں کہ پندرہ دن سے آیا ہوں لیکن کوئی بیعت نہیں لیتا بلکہ دوسرے ہی دن نماز عشاء سے پہلے ہمیں (قریشی صاحب شامل تھے) بیعت کا شرف حاصل ہو گیا تھا۔ آٹھ دس کس تھے حضور علیہ السلام کسی کا ہاتھ نہیں پکڑتے تھے۔ البتہ ہاتھوں کے اجتماع سے ایک بوجھ سا بن گیا تھا۔ اس لئے ممکن ہے کسی بھائی کو تکلیف محسوس ہوئی ہو۔ مگر یہ صحیح نہیں کہ ایک صاحب تکلیف سے رو رہے تھے۔ اور حضور علیہ السلام کلمات بیعت دہرانے کے بعد ہونے کے وقفہ میں کہلاتے رہے۔ ممکن ہے بیعت کے اثناء میں کسی دوست پر رقت کی حالت طاری ہو گئی ہو اور اس وجہ سے وہ رو رہا ہو۔ بیعت سے اگلے روز حضور علیہ السلام نیچے تشریف لائے اور ہم زیارت سے مشرف ہوئے۔ تو عبد الحق نام کے ایک شخص نے کہا کہ رات میں نے بھی پٹیالہ والوں کے ساتھ بیعت کر لی۔ تو حضور نے فرمایا صرف ہاتھ میں ہاتھ دینا کافی نہیں جب تک انسان اپنے اندر تبدیلی پیدا نہ کرے۔ یہ شخص نومسلم

ہمارے سامنے ہی دوسرے تیسرے روز شکوہ اور اعتراضوں کی زبان کھولتا قادیان سے رخصت ہو گیا۔ پٹیالہ نہیں گیا نہ ہم نے اسے وہاں دیکھا عیسائی تھا عیسائی ہو گیا۔

۳۔ اس سے آگے جس جلسہ سالانہ کے واقعات لکھے ہیں اور سن نہیں بتایا وہ ۱۹۰۷ء کے ہیں۔ حضور علیہ السلام ہجوم اور اس کی وجہ سے جوتی اتر جانے کی وجہ سے لسوڑے کے درخت کے پاس جو ریتی چھلے میں بڑ کے درخت کے مغرب کی طرف تھا اور جسے بعد میں حضرت میر محمد اسحاق رضی اللہ عنہ نے کٹوا دیا تھا۔ کھڑے ہو گئے اور فرمایا ہم آگے نہیں جا سکتے۔ چنانچہ وہیں کچھ دیر بعض لوگوں نے مصافحہ کیا۔ اور واپسی ہو گئی۔ کہیں بڑ کے نیچے حضور بیٹھے نہیں نہ اس وقت مولوی صدر دین صاحب یا خواجہ کمال الدین صاحب مولوی محمد علی صاحب وغیرہ دیکھے گئے نہ ہی ان میں سے کوئی انتظام میں حصہ لے رہا تھا۔ قریشی صاحب کو غلطی لگی ہے۔

۴۔ یہ غلط ہے کہ کھانا نہ ملنے پر ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب اور قریشی صاحب دودھ پی کر سو گئے اور حضور علیہ السلام کو الہام ہوا۔ یا ایھا النبی اطعموا الجائع والمعتر۔ ڈاکٹر صاحب کا بیان ہے کہ صدر انجمن کا اجلاس بعد نماز مغرب عشاء قرار پایا تھا۔ اور بیرونجات کے سکرٹریوں کو بھی حاضر ہونا تھا۔ اس لئے میں جو جماعت پٹیالہ کا سکرٹری تھا۔ وہیں مسجد مبارک میں بیٹھا رہا۔ اجلاس بہت دیر سے شروع ہوا اور بارہ بجے کے قریب ختم ہوا۔ صبح آٹھ بجے کے بعد کھانا نہیں کھایا تھا۔ اسلئے بھوک لگ رہی تھی۔ لنگر بند پایا۔ اس لئے صبر و شکر کے ساتھ لیٹ گیا۔ بعد میں اعلان ہوا کہ جن صاحبوں نے کھانا نہیں کھایا۔ وہ آکر کھانا کھائیں۔ جس کا اہتمام رات کے بارہ بجے کے بعد حضور علیہ السلام کی اس وحی کی بناء پر ہوا تھا۔ کہ یا ایھا النبی اطعموا الجائع والمعتر۔ دیکھو تذکرہ الہامات دسمبر ۱۹۰۷ء۔ ڈاکٹر صاحب کو یقین ہے کہ الجائع بصیغہ واحد کا مصداق میں ہی ہوں۔ چنانچہ اس کے بعد بھی اب تک خصوصاً ۱۹۱۸ء

۵۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گھر سے یا لنگر سے متبرک کھانا کھا رہا ہوں فالحمد للہ۔ ڈاکٹر صاحب کا بیان ہے۔ کبوتروں والی روایت تو ہم نے سنی نہیں۔ شاید قریشی صاحب نے سنی ہو۔ البتہ یہ واقعہ ہے کہ ان دنوں ریل کا حادثہ ہوا اور ہم رستے میں اتر گئے تھے جس کی وجہ سے اس حادثہ کے نقصانات سے محفوظ رہے۔ ہم لدھیانہ میں دوسرے احمدی دوستوں کے ساتھ مل کر جلسہ پر جانے کے لئے اتر گئے اور اس طرح ریلوں کے تصادم کے اثر سے بال بال بچ گئے۔

کپاس کی پیداوار میں اضافہ کیجئے!

(از مکرم بشارت احمد صاحب بشیر بی ایس سی (ایگریکلچر) علیگ اے ڈی او، پاکپٹن ضلع منٹگمری)

ہمارے ملک میں فصل کپاس کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ غذائی اجناس کے بعد یہی فصل زیادہ مفید تصور کی جاتی ہے۔ جہاں یہ فصل زمینداروں کے لئے معقول آمدنی کا ذریعہ ہے۔ وہاں اس کے ذریعے زرمبادلہ حاصل ہوتا ہے۔ ضرورت ہے کہ اس فصل کو نہایت عمدہ طریق سے کاشت کر کے فی ایکڑ پیداوار میں زیادہ سے زیادہ اضافہ کیا جاوے۔ مندرجہ ذیل ہدایات پر عمل کرنے سے پیداوار میں دوگنا اضافہ کیا جا سکتا ہے۔

(۱) فصل کپاس مناسب وقت پر کاشت کریں سابق پنجاب کے اضلاع میں ۱۵ مئی سے ۱۵ جون تک بہترین بجائی کا موسم ہے۔

(۲) کپاس کے لئے عمدہ زمین انتخاب کیجئے۔ ایسی زمین جس میں برسیم۔ نخود کاشت کئے گئے تھے کپاس کیلئے عمدہ تصور کی جاتی ہے۔ اگر ایسا رقبہ میسر نہ ہو تو خالی پڑی زمین (Fallow) میں کپاس کاشت کیجئے۔ جن کھیتوں میں .... فصل گندم برداشت کی گئی ہو۔ ان میں کپاس صرف اس وقت کاشت کیجئے۔ جبکہ فصل گندم سے پہلے اس رقبہ میں گوارہ سبز کھاد دبائی ہو یا گندم کی فصل کو گوبر کی کھاد دی گئی ہو۔

۳۔ کپاس کا بیج عمدہ اور مناسب مقدار میں استعمال کریں۔ بیج کی کمی بہت بڑے نقصان کا پیش خیمہ ہو سکتی ہے۔ ۴ ایف۔ ایل۔ ایس ایس یا ۱۳۴ ایس سی قسم کی اقسام کے لئے ۱۰ سے ۱۲ سیر فی ایکڑ بیج ڈالنا چاہیئے۔ بیج کو کاشت سے پہلے گرانوسین ایم قسم کے زہر کی ملاوٹ کر دینے سے بیج کی بیماریاں دور ہو جاتی ہیں۔ اور اگاؤ (Germination) عمدہ ہوتا ہے۔ ایک چھٹانک زہر ایک من بیج کے لئے کافی ہے

(۴) بیج کو کاشت سے قبل چھ گھنٹہ تک بھگو رکھیں۔ صبح سویرے یا پچھلے پہر کاشت کے لئے موزوں وقت ہیں۔ کاشت کے وقت اچھے وتر کی ضرورت ہے۔ کلراٹھا قسم کے رقبوں کے لئے ڈبل رونی (آب پاشی) زیادہ مفید نتائج پیدا کرتی ہے۔ جن جگہوں پر بوجہ کمزوری زمین بیج نہ اُگے وہاں ہاتھ سے "چوکے" لگائے جائیں ان جگہوں پر عمدہ مٹی بھی ملائی جائے۔ یاد رکھئے آپ کی پیداوار کا انحصار فصل کی Stand پر ہے۔ کوشش کیجئے کہ کھیت کا کوئی حصہ خالی نہ رہے۔ تمام کھیت بھرا ہوا ہو۔

(۵) کپاس ڈرل سے ۲½ فٹ فاصلہ پر کاشت کریں۔ کلراٹھے رقبہ (saline s) میں وٹوں پر بیج لگائے جائیں۔

(۶) پہلی آب پاشی کے بعد بوقت گوڈائی پودوں کی (Thining) ۱۰ سے ۱۲ انچ کے فاصلہ پر کرتے جائیں۔ کمزور پودوں کو نکالتے جائیں۔ اور صحت مند پودوں کو کھیت میں رہنے دیں۔

(۷) کپاس کے کھیتوں کو گھاس پھوس سے محفوظ رکھیں۔ گوڈائی کرواتے رہیں۔ اس غرض کے لئے ترپھالی استعمال کریں۔ یاد رکھیں جتنی گوڈی اتنی ہی ڈوڈی۔

(۸) عمدہ پیداوار کے لئے تین من فی ایکڑ کے حساب سے امونیا سلفیٹ کھاد استعمال کریں۔ نصف کھاد جولائی کے اخیر یا اگست کے شروع میں ڈالیں اور بقایا نصف اگست کے اخیر یا ستمبر کے شروع میں ڈالیں۔

(۹) یاد رکھیں فصل کپاس کو ستمبر اور اکتوبر میں اچھی آب پاشی کی ضرورت ہے۔ کمی نہ آنے دیں

(۱۰) شروع سے ہی فصل کپاس کی بیماریوں اور کیڑوں کی طرف دھیان رکھیں۔ اور اس کا فوری انسداد کریں۔ کپاس کی فصل پر چتکبری سنڈی (Boll Worm) سفید مکھی (White Fly) کپاس کا تیلہ (Cotton jassid) جیسے مہلک کیڑے اکثر حملہ آور ہوتے ہیں ان کا فوری علاج کیجئے اور اپنے علاقہ کے انسپکٹر پلانٹ پروٹیکشن سے امداد حاصل کیجئے۔ محکمہ زراعت نے ہر تحصیل میں فصلات کے کیڑوں کو مارنے کے لئے انسپکٹر مقرر کر دئے ہیں۔ جو بلا معاوضہ علاج کرتے ہیں۔ آپ کو چاہیئے کہ مشکل کے وقت ان کی طرف فوری رجوع کریں۔ یقین رکھئے فوری اور مناسب اقدام سے آپ ہزاروں روپے کے نقصانات سے محفوظ رہیں گے

(۱۱) کپاس کے کھیتوں کے اردگرد دا دہریا جنتر کی باڑ لگائیں۔ فصل جانوروں اور آندھیوں وغیرہ سے محفوظ رہے گی۔

زمیندار بھائیو۔ آپ کی اور آپ کے ملک کی قسمت آپ کے ہاتھ میں ہے۔ عمدہ فصل پیدا کر کے اپنی اور اپنے ملک کی خدمت کیجئے لیس للانسان الا ما سعیٰ۔

مسجد فرینکفورٹ کی تعمیر اور مخلصین جماعت

برادران!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مسجد فرینکفورٹ کی تعمیر کے لئے چندہ کی تحریک آپ پڑھ چکے ہیں مجھے امید ہے احباب جماعت اپنی روایات کو قائم رکھیں گے اور جلد سے جلد اپنے وعدوں سے اطلاع دیکر عند اللہ ماجور ہوں گے۔

احباب کے یہ امر ذہن نشین رہنا چاہیئے کہ رقم کی فوری ضرورت ہے۔ اس لئے وعدہ حتی الامکان ایک یا دو ماہ میں ادا ہو جانا چاہیئے۔ اس ضمن میں دوستوں کی توجہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی اس عظیم الشان سکیم کی طرف دلائی جاتی ہے جس پر عمل کی صورت میں مساجد کی تعمیر کے لئے ایک بڑی رقم جمع ہو سکتی ہے۔ آجکل ربیع کی فصل کٹ رہی ہے اور چند دنوں تک گندم زمیندار احباب کے گھر آجائے گی۔ امید ہے زمیندار احباب سب سے پہلے خانہ خدا کی تعمیر کے لئے مقررہ حصہ الگ کر دیں گے۔ اسی طرح تاجر۔ صناع۔ وکلاء۔ ڈاکٹر صاحبان سے تعاون کی درخواست ہے۔

یہ اعلان کیا جا چکا ہے کہ ڈیڑھ صد یا اس سے اوپر رقم ادا کرنے والے دوستوں کے نام مسجد کی دیوار پر کندہ کئے جائیں گے۔ مندرجہ ذیل سکیم کے ماتحت ادا کرنے والے دوستوں کی طرف سے ادا کردہ رقم اسی ڈیڑھ صد روپے میں شمار کر لی جائیں گی۔ یعنی اگر ایک زمیندار دوست اپنی زمین کے رقبہ کے حساب سے مقررہ شرح کے مطابق مبلغ پچاس روپے ادا کرتے ہیں تو مزید/۱۰۰ روپے ادا کرنے کی صورت میں ان کا نام مسجد کی دیوار پر کندہ کر دیا جائے گا۔

آپ کے وعدہ کا انتظار ہے۔ فاستبقوا الخیرات۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

ممالک بیرون میں تعمیر مساجد کا لائحہ عمل

ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ

(۱) بڑے تاجر:۔ مثلاً منڈیوں کے آڑھتی۔ اور کارخانوں کے مالک ہر مہینہ کی پہلی تاریخ کے پہلے سودے کا پورا منافع خانہ خدا کی تعمیر کے لئے دیں۔ خواہ ایک پیسہ ہو یا ہزار روپیہ

(۲) چھوٹے تاجر:۔ ہر ہفتہ کے پہلے دن کے پہلے سودے کا منافع بیت اللہ کی تعمیر کے لئے دیں۔

(۳) ملازمین:۔ کو ہر سال جو سالانہ ترقی ملے۔ اس میں سے پہلی ترقی مساجد کی تعمیر کے لئے دیا کریں۔

(ب) اسی طرح جب کوئی دوست پہلی دفعہ ملازم ہو تو وہ پہلی تنخواہ کا دسواں حصہ مسجد فنڈ میں دیں۔

(ج) عارضی ملازمین جن کو ترقی نہیں ملتی ایک ماہ کی تنخواہ کا ۱/۴ دیں۔

(۴) وکلاء ڈاکٹر اور پیشہ ور صاحبان گذشتہ سال کی آمد مقرر کریں اور پھر اس تعین کے بعد اگلے سال ان کی آمدنی میں جو زیادتی ہو۔ اس کا دسواں حصہ نیز ماہ مئی کی آمد کا پانچ فیصدی۔

(۵) کنٹریکٹر صاحبان ہر سال کے ٹھیکوں میں جو مجموعی منافع ہو اس میں سے ایک فی صدی۔

(۶) صناع:۔ مستری۔ لوہار۔ درزی۔ بڑھئی اور مزدوری پیشہ احباب ہر ماہ کی پہلی تاریخ یا مہینہ کا کوئی اور دن مقرر کر کے اس دن کی جو مزدوری ہو اس کا دسواں حصہ

(۷) زمیندار:۔ احباب جن کی زمین دس ایکڑ سے کم ہو وہ ایک آنہ فی ایکڑ ادا کریں اس سے زائد زمین والے دو آنہ فی ایکڑ کے حساب سے دیا کریں۔

(۸) مزارع:۔ احباب جن کی مزارعت دس ایکڑ سے کم ہو وہ دو پیسہ فی ایکڑ اور زائد مزارعت والے ایک آنہ فی ایکڑ کی شرح سے مسجد فنڈ دیا کریں۔

مختلف خوشی کی تقاریب پر۔ مثلاً نکاح پر شادی پر۔ بچے کی پیدائش پر مکان کی تعمیر پر یا امتحان میں پاس ہونے پر خانہ خدا کی تعمیر کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور دیا کریں۔

وصیت فارم پُر کرنے کے لئے ضروری ہدایات

باوجود متعدد مرتبہ اعلان کرنے کے وصیت فارم بالعموم احتیاط اور درست طور پر نہیں لکھے جاتے اس لئے تکمیل کے لئے واپس کرنے پڑتے ہیں یا تکمیل کے لئے خط و کتابت کرنی پڑتی ہے۔ اور ان کی منظوری حاصل کرنے میں تاخیر کی ایک وجہ یہ بھی ہو جاتی ہے۔ لہٰذا مندرجہ ذیل ہدایات وصیت فارموں کی تکمیل کے لئے پھر ایک مرتبہ شائع کی جاتی ہے وصیت کرنے والے اور وصیت لکھنے والے گواہ اور مصدقین احباب ان ہدایات کو مدنظر رکھیں۔

(۱) وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ لکھی جائے نہ کہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان

(۲) وصیت کی عبارت میں مشکوک اور کٹے ہوئے الفاظ پر لکھنے والے کے دستخط ہونے چاہئیں

(۳) وصیت کنندہ کا اپنا پتہ مکمل ہونا چاہیئے جس پر خط و کتابت ہو سکے۔

(۴) وصیت پر دو گواہوں کے دستخط مع ولدیت اور ان کے پتے مکمل ہونے چاہئیں۔ گواہ اگر قریبی رشتہ دار ہو تو بہتر ہے۔

(۵) وصیت میں اگر جائیداد غیر منقولہ (زمین یا مکان وغیرہ) پیش کی گئی ہو تو بالغ ورثاء اور شرکاء کے دستخط مع ولدیت اور مکمل پتے کے ہونے چاہئیں۔

(۶) وصیت میں درج کردہ جائیداد غیر منقولہ کی تفصیل پوری پوری (محل وقوع رقبہ اور اندازہ قیمت) کا درج ہونا ضروری ہے۔ اور حصہ آمد کی صورت میں ماہوار آمدنی اور اس کا ذریعہ

(۷) الف:۔ مصدقہ فارم پر مقامی جماعت کے دو عہدیداروں کی تصدیق ہونی چاہیئے۔
ب:۔ مستورات کی وصیتوں پر اگر مقامی لجنہ قائم ہو تو اس کی تصدیق بھی کروا دی جائے ورنہ مقامی جماعت کے عہدہ داروں کی تصدیق کافی ہے۔

(۸) مستورات کی وصیتوں میں علاوہ دیگر جائیداد یا ماہوار آمدنی کے مہر کا ذکر خصوصیت سے ہونا چاہیئے کہ کتنا ہے اور آیا خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے یا وصول کر لیا ہوا ہے۔ اگر مہر کی رقم وصول ہو چکی ہے تو اب کس شکل میں ہے۔

(۹) مہر کے حصہ وصیت کے متعلق (اگر مہر ہنوز بذمہ خاوند واجب الادا ہے) خاوند کی تحریر وصیت کے ساتھ شامل ہونی چاہیئے کہ وہ ادا کرنے کا ذمہ دار ہے۔

(۱۰) چندہ شرط اوّل (حسب حیثیت مگر کم سے کم موازی ۸؍ر) اور چندہ اعلان وصیت بوقت تحریر وصیت ادا کر کے رسید کا نمبر اور تاریخ وصیت فارم کے حاشیہ پر نوٹ کیا جائے۔ یہ امر ملحوظ رہے کہ ان دونوں چندوں کی فوری ادائیگی تکمیل وصیت کے لئے ضروری ہے۔ ورنہ کارروائی ملتوی رہے گی

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مجالس انصار اللہ کے عہدیداروں کا نیا انتخاب

دستور اساسی کے مطابق آئندہ تین سال کے لئے مجالس انصار اللہ کے عہدیداران کا نیا انتخاب اس سال کے شروع میں ہونا ضروری ہے۔ اس لئے زعمائے اعلیٰ اور ناظمین اضلاع کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ حسب قواعد امیر/صدر صاحب مقامی یا ان کے نمائندہ کی زیر نگرانی ان عہدوں کے لئے جلد دوبارہ انتخاب کروا کے منظوری کے لئے امیر/صدر صاحب مقامی کی رپورٹ کے ساتھ صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی خدمت میں بھجوا دیں۔

جو مجالس یکم جنوری ۵۹ء کے بعد قائم ہوئی ہیں۔ ان کے عہدیداروں کے دوبارہ انتخابات کی اس وقت ضرورت نہیں۔

(قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

انصار اللہ کی ماہانہ رپورٹیں

بعض مجالس اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے اپنی کوششوں۔ قرآن مجید کا ترجمہ سیکھنے تفسیر خریدنے۔ نماز با جماعت ادا کرنے۔ ناخواندہ احباب کو پڑھانے۔ اور سلسلہ کی کتب کے مطالعہ وغیرہ کی تلقین کرنے ایسے نیک کاموں کے متعلق جو خدا تعالےٰ کے فضل سے ہر مجلس میں جاری ہیں اپنی نیک مساعی کی اطلاع باقاعدہ ہر ماہ مرکز کو نہیں بھجواتیں۔ اس لئے تمام زعماء کرام سے گذارش ہے کہ از راہ کرم زیادہ سے زیادہ ۱۰ تاریخ تک گذشتہ ماہ کی رپورٹ ارسال فرمائیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

(قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

اسلام ہی انسانیت کی روح کو تباہی سے بچا سکتا ہے

جلسہ تقسیم اسناد میں صدر جنرل محمد ایوب کی تقریر

حیدر آباد ۱۲ مئی۔ صدر مملکت جنرل محمد ایوب خاں نے علماء پر زور دیا ہے۔ کہ وہ عوام میں اسلام کی حقیقی روح پھونکیں۔ اور اسلام کو ایسے سیدھے سادے اور قابل فہم انداز میں بیان کریں کہ عام آدمی بھی اسے سمجھ سکے۔ اور اس کی پیروی کر سکے۔

صدر ایوب نے یہ بات کل حیدر آباد سے بائیس میل دور ٹنڈو الہ یار میں دار العلوم کے جلسہ تقسیم اسناد سے خطاب کرتے ہوئے کہی اس تقریب میں وزیر اطلاعات مسٹر حبیب الرحمٰن وزیر تجارت مسٹر ذوالفقار علی بھٹو اعلیٰ سول حکام اور حیدر آباد ڈویژن کے مختلف سرکاری محکموں کے سربراہ شریک تھے۔

صدر نے دار العلوم کے فارغ التحصیل چودہ طلبہ کو جن میں بعض مشرقی پاکستان سے تعلق رکھتے تھے سندیں عطا کیں۔ اور دار العلوم کی ترقی کے لئے حکومت کی طرف سے ایک لاکھ روپے کے علاوہ پانچ ہزار روپے کے ذاتی عطیہ کا بھی اعلان کیا۔

آپ نے تقریر میں کہا کہ اسلام انسانیت کے لئے رحمت کا پیغام بن کر آیا تھا۔ یہ ایک مذہب ہی نہیں تھا۔ بلکہ یہ ایک جاندار اور ترقی پسند تحریک تھی۔ جس نے انسانی معاشرے کا ڈھانچہ بدل کر رکھ دیا۔ اور انسانی جدوجہد کو ایک نیا مقصد اور مفہوم عطا کیا۔ جب تک مسلمان اسلامی اصولوں کی پیروی کرتے رہے انہوں نے ہر شعبہ زندگی میں ترقی کی اور علم و دانش اور سائنس کے میدان میں ان بلندیوں کو چھو لیا۔ جو اس سے پہلے کسی اور کو نصیب نہیں ہوئی تھیں۔ لیکن بد قسمتی سے وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مسلمانوں نے اسلام کے متصوفانہ پہلوؤں پر زیادہ توجہ دینی شروع کر دی اور وہ ایک تحریک کی حیثیت سے اس کی بنیادی عظمت کو فراموش کرتے گئے۔ اس سے زندگی اور مذہب کے درمیان ایک خلیج پیدا ہو گئی۔ جو برابر وسیع ہوتی جا رہی ہے۔ اور جو آج بھی ہماری زندگیوں پر اثر انداز ہو رہی ہے۔ اسلام اس خلیج کو دور کرنے آیا تھا۔ لیکن بد قسمتی سے خود اسلام کے پیروکار اس خلاء میں معلق ہو کر رہ گئے

صدر نے کہا "جب زندگی اور مذہب کے درمیان تعلق ٹوٹ جائے۔ تو زندگی کسی نہ کسی سمت رواں دواں رہتی ہی ہے۔ لیکن مذہب ایک ایسی بے جان چیز بن کر رہ جاتا ہے۔ جو ابھرنے، آگے بڑھنے اور ترقی کرنے کی صلاحیتوں سے یکسر محروم ہو کر مساجد اور خانقاہوں کی چار دیواری میں محدود ہو جائے۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کی کیفیت بھی یہی ہو گئی جہاں انسانیت نے سائنس اور فلسفہ کے میدان میں نمایاں ترقی کی۔ وہاں مذہب صدیوں سے جمود کا شکار ہے"۔

صدر نے کہا۔ "اسلام کا معجزہ یہ تھا کہ اس نے بت پرستی کو ختم کر دیا۔ لیکن مسلمان اس سانحہ کا شکار ہو گئے کہ انہوں نے مذہب کو ایک بت کی شکل دے دی۔ اس طرح ہمارے قومی انداز فکر اور ثقافت میں ایک تباہ کن نتیجہ یہ ظاہر ہوا کہ جن لوگوں نے جدید ترقیات کی روشنی میں اپنا قدم آگے بڑھایا تھا۔ انہیں تو دنیا پرست مسلمان قرار دیا گیا۔ لیکن جو لوگ محض رسوم اور تصورات کے پابند اور جمود کا شکار رہے انہوں نے اپنے تئیں حقیقی مسلمان ہونے کا دعوےٰ کیا۔ رفتہ رفتہ ترقی کی خواہش رکھنے والوں کو منکر اور بے اعتقاد سمجھا جانے لگا۔ اور پسماندگی کے علمبردار لوگ سچے مسلمان تصور کئے گئے۔ ہر نئی ترقی ایجاد اور نئے تعلیمی نظام کو غیر اسلامی تحریک کا مظہر قرار دیا گیا۔ اس لئے تاریخ کے تقریباً ہر دور میں انقلابی تحریکوں کی رہنمائی کرنے والوں کے خلاف فتوے جاری کئے گئے اور ہر نئی چیز پر اعتراضات کئے گئے اس طرح مذہب کو ترقی کا دشمن ظاہر کر کے اسلام کے موقف کو شدید نقصان پہنچایا گیا۔ یہ انداز فکر ہمارے ان نوجوانوں سے شدید ناانصافی کے مترادف ہے۔ جو عصر جدید میں سچے مسلمان رہنا چاہتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ بیسویں صدی کے کسی فرد پر یہ پابندی لگانا زندگی اور مذہب دونوں سے ناانصافی ہے کہ حقیقی مسلمان ہونے کا ثبوت مہیا کرنے کے لئے صدیوں پہلے کے اسلوب اختیار کئے جائیں"۔

صدر نے کہا۔ "اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اسلام جیسا ترقی پسند مذہب کس طرح ایسے جمود کا شکار ہو گیا؟ کیا اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم اپنے حقیقی نظریات سے دور چلے گئے ہیں اور ہم ایک ایسا سماجی اور سیاسی نظام قائم کرنے میں ناکام رہے ہیں۔ جو بدلتے ہوئے حالات اور تقاضوں کے باوجود زندہ رہ سکے؟ کیا اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم نے اپنے مذہب کو محض جنات اور فرشتوں کی داستان بنا کر اس پر توہم پرستی کا غلاف چڑھا دیا اور اس اندھے اعتقاد کے نعرے لگائے جو انسان کی تحقیقی لگن اور منشوں کو مسدود کر دیتا ہے؟ کیا اس کا تعلق اس نوعیت کے تصوف سے ہے جس نے فرار کی ذہنیت کو فروغ دیا اور زندگی کو مقبروں اور خانقاہوں کی چار دیواری میں بند کر کے رکھ دیا کیا اس کا تعلق اس غلط اعتقاد سے ہے کہ ہم کسی کوشش کے بغیر بھی نجات اخروی حاصل کر سکتے ہیں۔ کیا ہم یہ بھول گئے ہیں کہ موت کے بعد شروع ہونے والی زندگی اس دنیا میں ہمارے اعمال کا محاسبہ ہے اور ہم آئندہ زندگی میں وہی کاٹیں گے جو دنیا میں ہم نے بویا ہو گا

صدر نے کہا کہ یہ بڑے اہم سوالات ہیں۔ اور ہمیں ان عوامل کی بنیادی وجہ معلوم کرنی چاہیئے۔ جن کے باعث اسلام کی متحرک روح ایک بے جان اور غیر متحرک ڈھانچہ میں تبدیل ہو کر رہ گئی ان عوامل کی تلاش و جستجو کے دوران ہمیں بلاشبہ کئی تلخ اور ناگوار حقائق سے دوچار ہونا پڑے گا لیکن یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم پورے عزم اور یقین کے ساتھ اس شاہراہ پر گامزن رہیں۔

صدر نے کہا کہ فرقہ پرستی نے عالم اسلام کا شیرازہ منتشر کرنے میں بڑا حصہ لیا ہے یہ فرقہ پرستی اب بھی موجود ہے اور اس حقیقت کو نظر انداز کر نا مشکل ہوگا کہ کون سے فرقہ کو دوسرے پر فوقیت حاصل ہے۔ ایسے مسائل پر تنازعات کے برے نتائج ہی برآمد ہو سکتے ہیں صدر نے کہا۔

"صحیح طرز عمل یہ ہے کہ مختلف فرقوں کے اختلافات کو اجاگر کرنے کی بجائے ان پہلوؤں پر زور دیا جائے جن پر سب کو اتفاق ہو۔ ایک دوسرے کے عیوب تلاش کرنے کی بجائے کیا یہ سمجھ لینا کافی نہیں ہوگا کہ بنیادی طور پر ہمارا دین ایک ہی ہے۔ ہم سب کا ایمان ایک خدا۔ ایک رسول اور ایک قرآن پر ہے۔ یہ صرف ہمارے علماء ہی ہیں جو وحدت کا ایسا ماحول قائم کرنے میں مدد دے سکتے ہیں۔ آپ علم و فضل بالخصوص مذہب کے بعض بے حد خاص پہلوؤں کے علم کے حامل ہیں۔ لیکن اس وسیع علم و فضل کو محدود دائرہ میں مقید کر دینا درست نہیں ہوگا۔ جدید ترقیاتی دور میں علماء کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ سائنس فلسفہ اور اقتصادیات اور تاریخ کے میدان میں حاصل کردہ ترقی اور کامیابیوں سے روشناس ہوں۔ اسی طرح جدید تعلیم حاصل کرنے والوں کے لئے بھی یہ ضروری ہے کہ وہ مذہب کے بنیادی اصولوں سے آگاہ ہوں"۔

صدر نے کہا۔ "میں خوش ہوں کہ آپ نے اپنے سپاسنامے میں مذہبی اور غیر مذہبی (سیکولر) تعلیم کے درمیان مناسب توازن کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ موجودہ وقت کا بڑا اہم مسئلہ ہے مجھے یقین ہے کہ تعلیمی کمیشن اس مسئلہ پر کما حقہ توجہ مبذول کرے گا۔ لیکن یہ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس پر غور کرنا صرف تعلیمی کمیشن کی ذمہ داری نہیں۔ علماء کرام کو بھی اس ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونا چاہیئے آپ یقیناً ایک نگران فرض انجام دیں گے۔ اگر آپ اسلام کو اس انداز اور ایسی عام فہم زبان میں پیش کریں جسے لیبارٹری میں ریسرچ کرنیوالا طالب علم یونیورسٹی کا پروفیسر کھیت میں ہل چلانے والا کسان اور کارخانے میں کام کرنے والا مزدور سب بخوبی سمجھ سکیں اور اس طرح ہر کوئی اپنی استعداد کے مطابق اسلام کی تعلیمات سے فیضیاب ہو سکے"۔

صدر نے کہا۔ "آپ حضرات جانتے ہی ہیں کہ دنیا آج دو واضح کیمپوں میں بٹی ہوئی ہے یہ آویزش نظریاتی اختلافات پر مبنی ہے۔ کمیونسٹوں نے ساری دنیا پر اپنی آئیڈیالوجی مسلط کرنے کا عزم کر رکھا ہے اور مغربی دنیا میں اشتراکیت کا مکمل اور موثر جواب معلوم نہیں ہو سکا۔ کیونکہ مغربی آئیڈیالوجی مادیت پر مبنی ہے۔ مادہ پرستی سے جنم لینے والی اقدار اس نظام میں بلاشبہ اپنا مقام رکھتی ہیں۔ لیکن یہ اتنی اہم ہرگز نہیں کہ انسانیت ان کی خاطر سب کچھ قربان کر دے۔ ان حالات میں اشتراکیت کے چیلنج کا ایک ہی جواب ہے اور یہ جواب اسلامی تعلیمات سے ہی تلاش کیا جا سکتا اشتراکی نظریات و عقائد اور مغربی مادہ پرستانہ اقدار کے درمیان اسلام ہی ایک ایسی فطری آئیڈیالوجی پیش کرتا ہے جو انسانیت کی روح کو تباہی سے بچا سکتی ہے یہ خیال کرنا شدید غلط فہمی ہوگی کہ اشتراکیت سے صرف مغربی دنیا کو ہی خطرہ لاحق ہے۔ مشرق وسطیٰ میں اب جو واقعات پیش آ رہے ہیں۔ ان سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اسلام بھی اشتراکی خطرہ سے محفوظ نہیں ہے۔ لہٰذا اشتراکی چیلنج کا مقابلہ کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ اسلام کو ماضی کی پسماندگی سے نجات دلا کر اسے عصر حاضر کے تقاضوں کے مطابق دنیا کے سامنے پیش کیا جائے۔ اسلام کو محض ایک نظریہ کے طور پر ہی پیش نہیں کرنا چاہیئے۔ اسے ایک مکمل سماجی۔ سیاسی۔ اقتصادی اور روحانی ضابطہ کے طور پر پیش کرنا چاہیئے جو کہ اسلام کا حقیقی جوہر اور روح ہے اس اہم کام کے لئے بھی علماء کرام امداد و رہنمائی کا فرض ادا کر سکتے ہیں"۔

واضح نصب العین

صدر نے کہا۔ "جہاں تک پاکستان کا تعلق ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ ہمیں کئی داخلی اور خارجی مسائل درپیش ہیں خدا کے فضل سے یہ مسائل مختلف طریقوں سے حل ہو سکتے ہیں۔ لیکن انہیں حل کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ہمیں دینی قیادت پر یقین کامل ہو اور ہمیں جو کام بھی سونپا جائے ہم پورے انہماک سے اسے انجام دیں۔ یہ قانون فطرت ہے کہ کوئی بھی شخص کام پوری تندہی سے کر سکتا ہے جس کی زندگی کا کوئی واضح نصب العین بھی ہو۔ ہم صرف مسلمان ہی نہیں پاکستانی بھی ہیں۔ اور پاکستانی ہونے کے علاوہ ہم بنگالی، سندھی، بلوچی اور پٹھان بھی ہیں۔ ہمارے مقاصد کا افق اتنا وسیع ہونا چاہیئے کہ اس میں تمام علاقائی اور قومی تصورات سما سکیں..."

مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی تشکیل

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ سال رواں ۵۸-۵۹ء کے لئے مندرجہ ذیل حضرات کے سپرد ان کے نام کے سامنے درج شدہ شعبہ جات کئے گئے ہیں

۱۔ سید داؤد احمد صاحب	معتمد و مہتمم خدمت خلق	۹۔ قریشی فیروز محی الدین صاحب	مہتمم تحریک جدید
۲۔ سید عبد الباسط صاحب	نائب معتمد	۱۰۔ شیخ خورشید احمد صاحب	مہتمم اطفال
۳۔ ملک محمد رفیق صاحب	مہتمم مال	۱۲۔ شیخ خورشید احمد صاحب	مہتمم اشاعت
۴۔ مولوی غلام باری صاحب سیف	مہتمم تربیت و اصلاح	۱۲۔ صوفی بشارت الرحمٰن صاحب	مہتمم صنعت و حرفت و تجارت
۵۔ سید منیر احمد صاحب باہری	مہتمم وقار عمل	۱۳۔ شیخ مبارک احمد صاحب	مہتمم مجالس بیرون
۶۔ قاضی مبارک احمد صاحب	مہتمم تعلیم و ذہانت	۱۴۔ صوفی بشارت الرحمٰن صاحب	مہتمم تجنید
۷۔ مولوی نور الحق صاحب انور	مہتمم اصلاح و ارشاد	۱۵۔ مولوی بشارت احمد صاحب بشیر	مہتمم عمومی
۸۔ خواجہ منظور احمد صاحب	مہتمم صحت جسمانی	۱۶ مرزا عبد الشکور صاحب	محاسب

(نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب سید الطاف حسین شاہ صاحب افسر مال بہادر جھنگ باختیار سپیشل کلکٹر

مقدمہ فک الرہن موضع حویلی جیون شاہ تحصیل شورکوٹ

مسماۃ پٹھانی دختر قلندر۔ مسماۃ جنت بیوہ اللہ دتہ۔ امام بخش۔ محمد۔ نابالغان پسران اللہ دتہ برفاقت امیر ولد سلطان بچہ حقیقی مسماۃ اللہ سوائی دختر اللہ دتہ۔ امیر۔ حق نواز پسران سلطان رمضان۔ خان پسران دریام۔ نور محمد۔ محمد موسےٰ پسران جہانہ کھرل سکنہ حویلی جیون شاہ تحصیل شورکوٹ۔ بنام ہر وساکھی رام۔ روپ چند۔ نرائن داس۔ سادھو رام پسران جھانگا رام لعل چند ولد بھاگی رام۔ راجیداس ولد وشنا رام۔ بھولا رام ولد دیوی دتہ۔ کھیلو رام۔ چمن لال پسران خانچند۔ رام سرن داس۔ ہربنس لال۔ گنیش داس پسران متھرا داس۔ نند لال۔ بلند رام۔ کشمیری لال پسران خوشیا رام۔ امیر چند ولد فتح چند غیر مسلم حال بھارت۔

درخواست فک الرہن کھاتہ ۹ کا ½ حصہ بقدر ... بابت سال ۱۹۵۵-۵۶ء موضع حویلی جیون شاہ

مقدمہ عنوان بالا میں وساکھی رام وغیرہ فریق دوئم غیر مسلم ہیں جو کہ ترک سکونت کر کے ہندوستان چلے گئے ہیں۔ جن پر اب آسانی سے تعمیل ہونی مشکل ہے لہذا بذریعہ اشتہار اخبار مشتہر کیا جاتا ہے کہ وہ مورخہ ۱۶/۵/۵۹ کو صبح ½ ۷ بجے بمقام جھنگ صدر حاضر عدالت ہو کر پیروی مقدمہ کریں۔ بصورت عدم حاضری ان کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائے گی۔

آج مورخہ ۲۷/۴/۵۹ کو بثبت ہمارے دستخط و مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) (دستخط) سپیشل کلکٹر جھنگ

گورنر اختر حسین کی نشری تقریر (بقیہ صفحہ اوّل)

طلب مرحلہ ہے۔ گورنر نے اس امر پر اظہار اطمینان کیا کہ یہ سارا کام بڑی احتیاط اور تیزی سے کیا جا رہا ہے اور توقع ہے کہ پروگرام کے مطابق پایہ تکمیل تک پہنچ جائے گا۔ جناب اختر حسین نے کہا کہ در اصل ان ڈیکلریشنوں اور درخواستوں کی پڑتال اور تصدیق کے بعد ہی اصل اور اہم کام شروع ہوگا۔ پڑتال اور تصدیق کا مرحلہ مئی ۱۹۵۹ء کے آخر میں مکمل ہو جانے کی توقع ہے۔

آپ نے بتایا کہ چھوٹے قطعات اراضی کے لازمی استعمال کے لئے قانون تیار کیا جا رہا ہے۔ اور استعمال اراضی کی سکیم پر عنقریب تمام مغربی پاکستان میں عملدرآمد شروع ہو جائے گا۔ آپ نے ان اقدامات کی بھی وضاحت کی ہے۔ جو زرعی اصلاحات کے نفاذ کے سلسلے میں مزارعین کی اکھاڑ پچھاڑ اور زرعی پیداوار میں کمی کو روکنے کیلئے اختیار

اشتہار زیر مقدمہ ۵ رول ضابطہ دیوانی

بعدالت سید الطاف حسین شاہ صاحب افسر مال باختیارات سپیشل کلکٹر جھنگ

مقدمہ فک الرہن واقعہ موضع حویلی جیون شاہ تحصیل شورکوٹ

مسماۃ پٹھانی دختر قلندر۔ مسماۃ جنت بیوہ اللہ دتہ۔ امام بخش و محمد پسران اللہ دتہ نابالغان برفاقت امیر چچا۔ مسماۃ اللہ وسائی دختر اللہ دتہ۔ امیر۔ حق نواز۔ پسران سلطان رمضان۔ خان پسران دریام۔ نور محمد۔ محمد موسےٰ پسران جہانہ کھرل سکنہ حویلی جیون شاہ تحصیل شورکوٹ۔

بنام۔ وساکھی رام۔ روپ چند۔ نرائن داس۔ سادھو رام پسران جھانگی رام۔ لعل چند ولد بھاگی رام۔ راجی داس ولد وشنا رام۔ بھولا رام ولد دیوی دتہ۔ کھیلو رام۔ چمن لال پسران خان چند۔ رام سرن داس۔ ہربنس لال۔ گنیش داس پسران متھرا داس۔ نند لال۔ بلونت رام۔ کشمیری لال پسران خوشیا رام۔ امیر چند ولد فتح چند غیر مسلم حال بھارت۔

درخواست فک الرہن کھاتہ نمبر ۷ کا ½ حصہ بقدر ۲۳۷ کنال ۷ مرلہ جمعبندی ۱۹۵۵-۵۶ء

مندرجہ بالا میں وساکھی رام وغیرہ فریق دوئم غیر مسلم ہیں جو کہ ترک سکونت کر کے ہندوستان چلے گئے ہیں۔ جن پر اب آسانی سے تعمیل ہونی مشکل ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار اخبار مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ وہ مورخہ ۱۶/۵/۵۹ کو بوقت ½ ۳ بجے بمقام جھنگ صدر حاضر عدالت ہو کر پیروی مقدمہ کریں۔ ورنہ بصورت عدم حاضری ان کے خلاف کارروائی یکطرفہ کی جاوے گی

آج مورخہ ۲۷/۴/۵۹ کو بثبت ہمارے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) (دستخط حاکم)

ضروری اعلان

ماہ اپریل کے بل ایجنٹ حضرات کی خدمت میں بھجوا دیئے گئے ہیں۔ براہ مہربانی جملہ ایجنٹ صاحبان اپنے اپنے بل کی رقم دس ماہ مئی ۱۹۵۹ء تک ضرور پہنچا دیں۔ کیونکہ مالی سال کا آخر ہے اور ہر طرح کے حسابوں کا صاف ہو جانا ضروری ہے۔ (مینیجر الفضل)

درخواست دعا

میرے چچا مکرم چوہدری محمد شریف صاحب "لاہور ہاؤس" چند روز سے بعارضہ اپنڈے سائٹس بیمار ہیں۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

محمد رفیع تاھر

ناصر دواخانہ۔ ربوہ